FORB Learning Platform

اسکرپٹ: مذہب یا عقیدے کی آزادی کے مندرجات ... امتیاز سے تحفظ

ایک حق جس کا قریبی تعلق مذہب یا عقیدے کی آزادی کے حق سے ہے، وہ امتیازی سلوک سے تحفظ کا حق ہے۔ امتیازی سلوک کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے ساتھ ان کے مذہب یا عقیدے کی وجہ سے دوسروں جیسا سلوک نہ کیا جائے۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کا ایک مرکزی اصول یہ ہے کہ ریاستوں کو کسی کے ساتھ کسی بھی بنیاد پر، جن میں مذہب اور عقیدہ بھی شامل ہے، امتیازی سلوک کی اجازت نہیں ہے۔ شہری اور سیاسی حقوق پر بین الاقوامی معاہدہ (آئی سی سی پی آر) اور انسانی حقوق کے عالمی منشور کی دفعہ نمبر ۲ اس کی وضاحت کرتی ہے۔

آئی سی سی پی آر، دفعہ 2، پیراگراف 1

'اس میثاق میں شریک ہر ملک اپنے علاقے میں رہنے والے ہر فرد اور ان حدود کے اندر موجود ہر شخص کے ان حقوق کو تسلیم کرنے کا عہد کرتا ہے جو موجودہ میثاق میں تسلیم کیے گئے ہیں۔ اس میں نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب، سیاسی یا دوسرے نظریے، قومی یا معاشرتی جڑوں، جائیداد، پیدائش یا دوسری حیثیت کی بنا پر کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جائے گا۔'

چنانچہ مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر امتیاز پر پابندی ہے۔ امتیاز پر پابندی جبر پر پابندی کا ہی عکس ہے۔ ریاست کے لیے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ وہ خود اپنے اقدامات میں امتیاز سے باز رہے بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ موثر اقدامات کے ذریعے معاشرے سے امتیاز کا خاتمہ کرے۔

اس کے باوجود، مذہب یا عقیدے کی آزادی کے حق کی خلاف ورزی کا سب سے زیادہ عام تجربہ امتیازی سلوک کی صورت میں تقریبا ہر عقیدے اور مذہب والوں کو ہوتا ہے۔

سویڈن میں محققین نے دریافت کیا ہے کہ وہاں یہودیوں کو کوئی نوکری ملنے کا امکان دوسروں سے 26 فیصد کم ہے جبکہ مسلمانوں کے لیے یہ امکان 30 فیصد کم ہے۔ یہ سوال کہ آجروں کے لیے اپنے سٹاف پر مذہبی علامات جیسے صلیب یا حجاب پہننے پر پابندی لگانا، کب اور کیسے امتیاز قرار پائے گا، بھی بہت اہم ہے۔ اور یہ سوال یورپی عدالتوں اور اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی میں کئی بار موضوعِ بحث بن چکا ہے۔

امتیاز یا امتیازی سلوک کی بہت سی شکلیں ہیں۔ کبھی یہ ریاست کی طرف سے کسی ایک مذہب کو فوقیت دینے کی صورت میں ہے، جس کی ایک مثال مختص کردہ ریاستی وسائل کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرتے ہوئے امتیاز سے کام لینا ہے۔ کبھی یہ امتیاز زیادہ سخت شکل اختیار کرتا ہے جس سے دوسروں کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب کچھ گروہوں کو قانونی شناخت حاصل کرنے سے یا اپنی عبادت گاہ کی تعمیر سے روک دیا جائے۔ مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر ریاستی امتیاز سے صرف مذہبی سرگرمیاں ہی متاثر نہیں ہوتیں۔ اس سے زندگی کا ہر شعبہ متاثر ہوسکتا ہے، مثلا شادی، بچے کی حوالگی یا ملازمتوں، رہائشی اسکیموں، رفاعی خدمات یا انصاف جیسے شعبے میں امتیاز۔

کئی ملکوں میں لوگوں کے شناختی کارڈ پر ان کا مذہب لکھا ہوتا ہے۔ اس سے اقلیتوں کو ہراس وقت امتیازی سلوک کا سامنا ہوسکتا ہے جہاں بھی انہیں اپنا شناختی کارڈ دکھانا پڑے۔

انڈونیشیا کے کچھ علاقوں میں ہندؤوں کو اپنی شادی یا پیدائش کی رجسٹریشن کے لیے کافی دور جانا پڑتا ہے کیونکہ مقامی افسران ان کی رجسٹریشن نہیں کرتے اور مسیحیوں کو اپنے چرچ کی تعمیر و مرمت کی اجازت حاصل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ قومی عدالتیں اکثر مسیحیوں کے حق میں فیصلے دیتی ہیں لیکن مقامی افسران اکثر ان کو نظر انداز کردیتے ہیں اور بعض اوقات اس کی وجہ انتہا پسند گروہوں کا خوف ہوتا ہے۔

پاکستان میں امتیازی قوانین نے احمدی کمیونٹی کے لیے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کو جرم بنا دیا ہے اور ان کو ووٹ کا حق بھی حاصل نہیں ہے۔

کینیا میں انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ ملک میں دہشت گردی کے خلاف لڑائی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ سیکیورٹی فورسز کی طرف سے مسلمانوں کو بڑے پیمانے پر ٹارگٹ کیا جاتا ہے اور اجتماعی طور پر سزا دی جاتی ہے۔ بے جا گرفتاریوں، تشدد، قتل اور غائب کردینے کی رپورٹس موجود ہیں جن کا حکومت انکار کرتی ہے۔

میانمار کے بائیس دیہاتوں میں مقامی بدھسٹ مونکس نے اپنے دیہات کو مسلمان فری علاقے قرار دے دیا ہے اور سائن پوسٹ لگا دیے ہیں کہ گاؤں میں مسلمان کا داخلہ اور رات گزارنا منع ہے، مقامی لوگوں پر مسلمانوں سے شادی کرنے پر بھی پابندی لگا دی ہے اور نفرت انگیز پراپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ حکمرانوں یا انتظامیہ نے ان چیزوں کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

اکثر لوگوں کو ایک سے زیادہ وجوہات کی بنا پر امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ان کے مذہب کی بنیاد پر بھی اور ان کی نسل، ذات، جنس اور طبقاتی فرق کی بنیاد پر بھی۔ انسانی حقوق کی زبان میں اسے انٹر سیکشنل (بین الشعبہ جاتی) امتیاز کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سے کچھ گروہ مذہب اور عقیدے کی آزادی کی خلاف ورزیوں کی زد میں زیادہ آجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، خواتین، قدیمی مقامی لوگ (انڈیجنس لوگ)، نسلی اور لسانی اقلیتیں اور ایل جی بی ٹی کمیونٹی، مہاجر اور آباد کار۔

آئیے بھارت میں انٹر سیکشنل امتیاز کی ایک مثال دیکھتے ہیں۔

ہندؤوں کا ذات پات کا نظام ایک طے شدہ طبقاتی نظام ہے جس میں لوگوں کو اونچی اور کم تر ذاتوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان میں دلت بھی شامل ہیں جنہیں کوئی بھی ذات رکھنے کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ دلت عام طور پر غریب ترین لوگ ہوتے ہیں جنہیں سخت ترین سماجی اور معاشی امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ اس نظام کی جڑیں ہندو مت میں ہیں، طبقاتی نظام پورے بھارتی معاشرے میں سرایت کرچکا ہے اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کو کسی خاص ذات یا طبقے کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، بہت سے بھارتی مسیحی اور مسلمان دلت ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔

جب بھارت نے آزادی حاصل کی تو حکومت نے طبقاتی نظام پر پابندی لگا دی اور طبقاتی امتیاز کا مقابلہ کرنے کے لیے مثبت اقدام کا نظام متعارف کرایا۔ (مثبت اقدام کا مطلب ان لوگوں کو ترجیح دینا ہے جو پہلے امتیاز کا شکار رہے ہوں)۔ اس نظام کے تحت سرکاری ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں دلتوں کا کوٹہ مقرر کیا گیا اور کئی رفاعی فوائد ان کے لیے رکھے گئے۔ بظاہر یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ لیکن یہ فوائد صرف ہندو دلتوں یا دلت ذات والے سکھ اور بدھسٹوں کو پہنچائے گئے لیکن دلت ذات ہی کے حامل مسلمانوں اور مسیحیوں کو ان فوائد سے محروم رکھا گیا۔

مسیحی اور مسلمان دلتوں کو دوہرے امتیاز کا سامنا ہے، ایک تو ان کی ذات کی وجہ سے اور دوسرا ان کے اقلیتی مذہب کی وجہ سے۔ ان کے خلاف ریاست کی طرف سے بھی، ان کے مذہب کی بنیاد پر انہیں مثبت اقدام سے باہر رکھ کر جو طبقاتی نظام کا مقابلہ کرنے کے لیے ہی بنایا گیا تھا، امتیاز کیا جاتا ہے۔ یہ مسیحی اور مسلمان دلتوں کی معاشی اور سماجی ترقی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ ریاستوں کو مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر لوگوں کے ساتھ امتیاز کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ معاشرے سے امتیاز کو روکنے اور اس کا خاتمہ کرنے کے لیے موثر اقدامات کریں۔

امتیاز کی بہت سی شکلیں ہیں اور یہ زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کرتی ہیں۔ اکثر لوگ متعدد اور انٹر سیکشنل وجوہات سے، جن میں ان کا مذہب اور عقیدہ بھی شامل ہے، امتیاز کا سامنا کرتے ہیں۔

آپ امتیاز سے تحفظ کے حوالے سے مزید معلومات اس ویب سائٹ پر موجود تربیتی مواد میں حاصل کرسکتے ہیں، جن میں انسانی حقوق پر ان دستاویزات کا متن بھی شامل ہے جن کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

Copyright: SMC 2018